



[shariatkhuda.org](http://shariatkhuda.org)

# شریعت خدا: ضمیمہ 2: ختنہ اور مسیحی

**ختنہ: ایک حکم جسے تقریباً تمام کلیسیائیں منسوخ شدہ سمجھتی ہیں**

خدا کے تمام مقدس احکامات میں سے، ختنہ شاید وہ واحد حکم ہے جسے تقریباً تمام کلیسیائیں غلطی سے منسوخ شدہ سمجھتی ہیں۔

یہ اتفاق رائے اتنا وسیع ہے کہ حتیٰ کہ وہ فرقے جو ماضی میں ایک دوسرے کے عقائد کے مخالف تھے—جیسے کیتھولک کلیسیا اور پروٹسٹنٹ فرقے (ایسمبلی آف گاڈ، سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ، پیٹسٹ، پریسبیٹیرین، میتھوڈسٹ وغیرہ)—اور وہ گروہ جنہیں عام طور پر فرقہ وارانہ سمجھا جاتا ہے، جیسے مورمنز اور یہوواہ کے گواہ، سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حکم صلیب پر منسوخ ہو گیا تھا۔

**یسوع نے کبھی اس کی منسوخی کی تعلیم نہیں دی**

اگرچہ یسوع نے کبھی ایسا کوئی عقیدہ نہیں سکھایا، اور اُس کے تمام رسولوں اور شاگردوں نے—including پولوس—اس حکم پر عمل کیا، پھر بھی یہ عقیدہ مسیحیوں میں بہت زیادہ پھیل گیا ہے۔ یہی پولوس ہے جس کی تحریروں کو اکثر کلیسیائی رہنما غیر یہودیوں کو اس حکم سے "آزاد" کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، حالانکہ یہ حکم خود خدا کی طرف سے دیا گیا تھا۔

یہ سب کچھ اس کے باوجود کیا جاتا ہے کہ عہدنامہ قدیم میں ایسی کوئی پیش گوئی نہیں ہے جس میں کہا گیا ہو کہ مسیح کے آنے کے بعد خدا کے لوگ—خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی—اس حکم سے مستثنیٰ ہو جائیں گے۔

درحقیقت، ختنہ ہمیشہ سے ایک ضروری شرط رہی ہے—ابراہیم کے زمانے سے لے کر آج تک—کہ جو کوئی بھی اُس قوم میں شامل ہونا چاہے جسے خدا نے نجات کے لیے مخصوص کیا ہے، اُس پر یہ لازم ہے، خواہ وہ ابراہیم کی نسل سے ہو یا نہ ہو۔

[ابراہیم کے بارے میں مزید پڑھیں]

## ختنہ بطور ابدی عہد کی نشانی

کسی کو بھی اُس مقدس جماعت کا حصہ تسلیم نہیں کیا جاتا تھا جو دوسری قوموں سے الگ کی گئی تھی، جب تک وہ ختنہ نہ کروا لے۔

ختنہ جسم میں اُس عہد کا جسمانی نشان تھا جو خدا اور اُس کی مخصوص قوم کے درمیان تھا۔

اور یہ عہد صرف ایک خاص وقت یا صرف ابراہیم کی حیاتیاتی نسل تک محدود نہیں تھا؛ بلکہ اس میں وہ تمام پردیسی بھی شامل تھے جو سرکاری طور پر جماعت میں شامل ہونا چاہتے تھے اور خدا کے حضور برابر کا درجہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔

خداوند نے واضح فرمایا:

"یہ صرف اُن کے لیے نہیں جو تیرے گھر میں پیدا ہوئے، بلکہ اُن پردیسیوں کے لیے بھی ہے جو تو نے پیسے دے کر خریدے ہیں۔ خواہ وہ تیرے گھر میں پیدا ہوئے ہوں یا خریدا گیا ہو، ان کا ختنہ کیا جائے۔ میرا عہد تمہارے جسم میں ایک ابدی عہد ہو گا" (پیدائش 12:17-13)

## غیر یہودی اور ختنہ کی شرط

اگر واقعی غیر یہودیوں کو اُس قوم میں شامل ہونے کے لیے—جسے خداوند نے الگ کیا ہے—یہ جسمانی نشان نہ دینا پڑتا، تو پھر خدا اس حکم کو مسیح سے پہلے ضروری قرار دیتا اور مسیح کے آنے کے بعد اُسے غیر ضروری قرار دیتا؟ یہ بات خدا کی حکمت اور عدل کے خلاف ہے۔

## کسی تبدیلی کی نبوت موجود نہیں

اگر یہ سچ ہوتا، تو ہمیں نبیوں کی پیش گوئیوں میں اس بارے میں اطلاع دی گئی ہوتی، اور یسوع نے بھی ہمیں واضح طور پر بتایا ہوتا کہ اُس کے آسمان پر چلے جانے کے بعد یہ تبدیلی واقع ہو گی۔ لیکن عہدنامہ قدیم میں کہیں بھی غیر یہودیوں کو خدا کی قوم میں شامل کرنے کی جو پیش گوئیاں ہیں، اُن میں ایسا کچھ بھی نہیں کہا گیا کہ وہ کسی حکم سے—حتیٰ کہ ختنہ سے—محض اس لیے مستثنیٰ ہو جائیں گے کہ وہ ابراہیم کی نسل سے نہیں ہیں۔

## وہ دو عام دلائل جو لوگ اس حکم کی نافرمانی کے لیے پیش کرتے ہیں

### پہلا دلیل:

### کلیسیائیں غلطی سے سکھاتی ہیں کہ ختنہ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے

پہلی وجہ جس کی بنا پر کلیسیائیں یہ سکھاتی ہیں کہ ختنہ سے متعلق خدا کا حکم منسوخ ہو چکا ہے—بغیر یہ بتائے کہ اُسے منسوخ کرنے والا کون تھا—یہ ہے کہ اس حکم پر عمل کرنا آسان نہیں۔

کلیسیائی رہنما ڈرتے ہیں کہ اگر وہ سچ مان لیں اور سکھائیں—کہ خدا نے کبھی بھی اسے منسوخ کرنے کا حکم نہیں دیا—تو اُن کے بہت سے ممبران اُنہیں چھوڑ دیں گے۔

واقعی یہ حکم عمومی طور پر ہمیشہ سے ہی مشکل رہا ہے، اور آج بھی ہے۔

اگرچہ اب طبی سہولیات موجود ہیں، لیکن جو مسیحی اس حکم پر عمل کرنا چاہتا ہے، اُسے کسی ماہر کو تلاش کرنا پڑے گا، اپنی جیب سے اخراجات ادا کرنا ہوں گے (کیونکہ اکثر بیلتھ انشورنس اسے کور نہیں کرتی)،

پروسیجر کروانا ہو گا، بعد کے اثرات جھیلنے ہوں گے،

اور اکثر خاندان، دوستوں اور حتیٰ کہ کلیسیا کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ایک آدمی کو واقعی خداوند کے اس حکم پر عمل کرنے کے لیے پختہ ارادہ کرنا پڑتا ہے؛ ورنہ وہ آسانی سے ہار مان لے گا۔ اس راہ سے بٹانے کے لیے حوصلہ افزائی ہر طرف سے آتی ہے۔ مجھے یہ بات اس لیے معلوم ہے کیونکہ میں نے ذاتی طور پر اس حکم کی اطاعت میں 63 سال کی عمر میں ختنہ کروایا۔

### دوسری وجہ: الہی اختیار یا اجازت کے بارے میں غلط فہمی

دوسری وجہ—اور درحقیقت سب سے بڑی—یہ ہے کہ کلیسیا الہی اختیار اور تفویض کا صحیح مطلب نہیں سمجھتی۔ اسی غلط فہمی کو شیطان نے بہت پہلے استعمال کیا، جب یسوع کے آسمان پر چلے جانے کے چند ہی دہائیوں بعد کلیسیائی رہنماؤں کے درمیان اقتدار کی کشمکش شروع ہو گئی، جو بالآخر اس بے بنیاد نتیجے پر پہنچی کہ گویا خدا نے پطرس اور اُس کے مبینہ جانشینوں کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ خدا کی شریعت میں جو چاہیں تبدیلی کر سکیں۔



جیسے ہی یسوع باپ کے پاس واپس گئے، شیطان نے کلیسیائی رہنماؤں پر اثر انداز ہونا شروع کر دیا تاکہ وہ غیر یہودیوں کو خدا کے ابدی احکامات سے دور لے جائیں۔

یہ گمراہی صرف ختنہ تک محدود نہ رہی، بلکہ اس نے عہدنامہ قدیم کے بہت سے دوسرے احکامات کو بھی متاثر کیا، جن پر یسوع اور اُس کے پیروکار ہمیشہ وفاداری سے عمل کرتے رہے۔

## خدا کی شریعت پر اختیار کا دعویٰ

شیطان کے الہام سے، کلیسیاؤں نے اس بنیادی حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ خدا کی مقدس شریعت پر کسی بھی قسم کا اختیار یا تبدیلی صرف اور صرف خدا کی طرف سے آ سکتی ہے—یا تو اُس کے نبیوں کے ذریعے (عہدنامہ قدیم میں) یا اُس کے مسیح کے ذریعے۔

یہ ناقابلِ تصور ہے کہ محض انسان، خدا کی شریعت جیسی قیمتی چیز میں تبدیلی کا اختیار خود کو دے دیں۔ نہ تو خدا کے کسی نبی نے، اور نہ یسوع نے ہمیں کبھی خبردار کیا کہ باپ، مسیح کے بعد، کسی انسان یا گروہ کو—خواہ وہ بائبل میں ہو یا باہر—یہ اختیار دے گا کہ وہ اُس کے کسی بھی حکم کو منسوخ، رد، تبدیل یا "جدید" کر دے۔ بلکہ، خداوند نے واضح طور پر فرمایا کہ ایسا کرنا گناہ عظیم ہے: "جو کچھ میں تمہیں حکم دیتا ہوں اُس میں نہ کچھ بڑھانا اور نہ گھٹانا، بلکہ خداوند تمہارے خدا کے احکام کو جو میں تمہیں دیتا ہوں، ماننا" (استثناء 2:4)

## خدا کے ساتھ تعلق میں انفرادیت کا نقصان

### کلیسیا بطور غیر ارادی ثالث

ایک اور اہم مسئلہ مخلوق اور خالق کے درمیان تعلق میں انفرادیت کا نقصان ہے۔ کلیسیا کا کردار کبھی بھی خدا اور انسان کے درمیان ثالث کا نہیں تھا۔ تاہم، مسیحی دور کے آغاز میں، اس نے یہ کردار سنبھال لیا۔

ہر ایماندار کے، جو روح القدس کی رہنمائی میں ہو، باپ اور بیٹے کے ساتھ انفرادی طور پر تعلق رکھنے کے بجائے، لوگ مکمل طور پر اپنے رہنماؤں پر منحصر ہو گئے کہ وہ انہیں بتائیں کہ خداوند کیا اجازت دیتا ہے یا کیا منع کرتا ہے۔

## کلام مقدس تک محدود رسائی

یہ سنگین مسئلہ زیادہ تر اس لیے پیدا ہوا کیونکہ 16ویں صدی کی اصلاح کلیسیا سے پہلے، صحیفوں تک رسائی صرف مذہبی رہنماؤں کے لیے مخصوص تھی۔ عام آدمی کو یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ بائبل کو خود پڑھے—یہ کہہ کر کہ وہ اُسے بغیر کلیسیائی تشریح کے سمجھ ہی نہیں سکتا۔

## رہنماؤں کا لوگوں پر اثر

### تعلیم پر مکمل انحصار

پانچ صدیوں کے بعد بھی، اگرچہ اب ہر شخص کو کلام مقدس تک رسائی حاصل ہے، لوگ اب بھی صرف اپنے رہنماؤں کی تعلیم پر انحصار کرتے ہیں—چاہے وہ صحیح ہو یا غلط—اور وہ اس قابل نہیں ہو پاتے کہ خود سیکھیں اور خود عمل کریں کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے۔

وہی غلط تعلیمات، جو اصلاح کلیسیا سے پہلے خدا کی مقدس اور ابدی شریعت کے بارے میں سکھائی جاتی تھیں، آج بھی ہر فرقے کے مدرسوں کے ذریعے نئی نسلوں تک منتقل کی جا رہی ہیں۔

## یسوع کی شریعت کے بارے میں تعلیم

جہاں تک میرا علم ہے، کوئی بھی مسیحی ادارہ مستقبل کے رہنماؤں کو وہ بات نہیں سکھاتا جو یسوع نے بالکل واضح طور پر تعلیم دی: کہ خدا کا کوئی بھی حکم مسیح کے آنے کے بعد اپنی حیثیت نہیں کھو بیٹھا: "کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں: جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں، شریعت سے ایک نقطہ یا ایک شوشہ بھی ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے احکام میں سے کسی ایک کو توڑے، اور لوگوں کو بھی ایسا سکھائے، وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے

چھوٹا کھلائے گا؛ لیکن جو ان پر عمل کرے اور سکھائے، وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کھلائے گا" (متی 19:18)

## کچھ فرقوں میں جزوی اطاعت

### خدا کے احکام کی چنیدہ پیروی

کچھ فرقے پوری دیانت سے یہ سکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خداوند کے احکام ابدی ہیں اور یہ کہ مسیح کے بعد کسی بھی بائبل مصنف نے ان سچائیوں کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ پھر بھی، کسی نامعلوم وجہ سے، وہ ان احکام کی فہرست کو محدود کر دیتے ہیں جنہیں وہ اب بھی مسیحیوں پر لازم سمجھتے ہیں۔

یہ فرقے عموماً دس احکامات پر زور دیتے ہیں (جس میں سیت یعنی چوتھے حکم کا ساتواں دن بھی شامل ہے) اور احبار 11 کی کھانے کی شریعت۔

### چناؤ کا تضاد

سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ ان مخصوص احکامات کے چناؤ کے ساتھ کوئی واضح دلیل نہیں دی جاتی جو عہدنامہ قدیم یا چار اناجیل پر مبنی ہو، کہ ان احکام کو کیوں مانا جائے اور یال اور داڑھی رکھنے، تیزیت پہننے، یا ختنہ جیسے احکام کو کیوں چھوڑ دیا جائے۔

تو سوال یہ ہے: اگر خداوند کے سب احکام مقدس اور راست ہیں، تو پھر کچھ کی اطاعت کرنا اور کچھ کو چھوڑ دینا کیوں؟

### ابدیت پر مبنی عہد

### ختنہ بطور عہد کی نشانی

ختنہ خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان ایک ابدی عہد ہے، ایک ایسی جماعت جسے باقی انسانوں سے الگ، پاک قرار دیا گیا ہے۔ یہ جماعت ہمیشہ سے سب کے لیے کھلی رہی ہے اور کبھی بھی صرف ابراہیم کی حیاتیاتی نسل تک محدود نہیں رہی، جیسا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں۔



پندرہویں صدی کے مصور Giovanni Bellini کی ایک تصویر جس میں یسوع کو رُئیوں کے ہاتھوں ختنہ کرواتے دکھایا گیا ہے، ساتھ میں یوسف اور مریم موجود ہیں۔

جب سے خدا نے ابراہیم کو اس جماعت کا پہلا فرد مقرر کیا، تب سے خداوند نے ختنہ کو اُس عہد کی ایک ظاہری اور ابدی نشانی کے طور پر مقرر کر دیا۔ یہ بالکل واضح کیا گیا کہ اگر کوئی اُس کی قوم کا حصہ بننا چاہتا ہے، تو اُسے—چاہے وہ ابراہیم کی نسل سے ہو یا نہ ہو—اس جسمانی نشانی کو اختیار کرنا ہو گا۔

**رسول پولوس کی تحریروں کو خدا کی ابدی شریعت کی نافرمانی کے جواز کے**

**طور پر پیش کرنا**

## بائبل کے قانون پر مارسینوں کا اثر

مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد جو مختلف تحریریں سامنے آئیں، انہیں جمع کرنے کی ابتدائی کوششوں میں سے ایک **مارسینوں** (85 - 160 عیسوی) نامی شخص نے کی۔ مارسینوں دوسری صدی میں ایک مالدار بحری جہاز کا مالک اور پولوس کا شدید پیروکار تھا، لیکن وہ یہودیوں سے نفرت کرتا تھا۔

اُس کی "بائبل" بنیادی طور پر پولوس کی تحریروں اور اُس کی اپنی انجیل پر مشتمل تھی—جسے بہت سے لوگ لوقا کی انجیل کی چربہ کاری (نقل) مانتے ہیں۔ مارسینوں نے باقی تمام اناجیل اور خطوط کو رد کر دیا، اور انہیں غیر الہامی قرار دیا۔ اُس نے اپنی "بائبل" میں عہدنامہ قدیم کا ہر حوالہ نکال دیا، کیونکہ وہ سکھاتا تھا کہ یسوع سے پہلے والا خدا وہی خدا نہیں تھا جس کا پولوس اعلان کرتا تھا۔

اگرچہ مارسینوں کی بائبل کو روم کی کلیسیا نے رد کر دیا اور اُسے بدعتی قرار دیا، لیکن اُس کا یہ نظریہ کہ صرف پولوس کی تحریریں الہامی ہیں، اور یہ کہ عہدنامہ قدیم اور متی، مرقس، اور یوحنا کی اناجیل کو رد کر دینا چاہیے—یہ نظریہ ابتدائی مسیحی برادریوں پر گہرا اثر چھوڑ چکا تھا۔

## کیتھولک کلیسیا کا پہلا سرکاری بائبل قانون

### عہدنامہ جدید کے قانون کی تیاری

پہلا نیا عہدنامہ رسمی طور پر چوتھی صدی کے آخر میں تسلیم کیا گیا، یعنی یسوع کے باپ کے پاس واپس جانے کے تقریباً 350 سال بعد۔ روم میں کیتھولک کلیسیا کی کونسلز، **پیو (393)**، اور **قرطاج (397)** میں ہونے والی میٹنگز، اُن 27 کتابوں کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں جنہیں آج ہم نیا عہدنامہ کہتے ہیں۔

یہ کونسلز اس لیے قائم کی گئیں تاکہ مختلف مسیحی برادریوں میں پھیلے ہوئے متضاد نظریات اور تحریروں کو یکجا کیا جا سکے اور ایک متفقہ قانون تیار کیا جا سکے۔

## روم کے بشپوں کا بائبل کی تشکیل میں کردار

### پولس کے خطوط کی منظوری اور شمولیت

پولس کے خطوط چوتھی صدی میں روم کے منظور کردہ تحریروں کے مجموعے میں شامل کیے گئے۔ اس مجموعے کو کیتھولک کلیسیا نے مقدس سمجھا، جسے لاطینی میں *Biblia Sacra* اور یونانی میں *Tà* (βιβλία τὰ ἅγια) (ta biblia ta hagia) کہا گیا۔

صدیوں تک اس بات پر بحث کے بعد کہ کون سی تحریریں سرکاری کینن کا حصہ ہونی چاہئیں، کلیسیا کے بشپوں نے منظوری دی اور مقدس قرار دیا: یہودی عہدنامہ قدیم، چار اناجیل، اعمال کی کتاب (جو لوقا سے منسوب ہے)، کلیسیاؤں کے نام خطوط (بشمول پولس کے خطوط)، اور یوحنا کی مکاشفہ کی کتاب۔

### یسوع کے زمانے میں عہدنامہ قدیم کا استعمال

یہ بات یاد رکھنا نہایت اہم ہے کہ یسوع کے زمانے میں تمام یہودی—including خود یسوع—اپنی تعلیمات میں صرف عہدنامہ قدیم کو ہی پڑھتے اور حوالہ دیتے تھے۔ یہ حوالہ جات زیادہ تر اُس یونانی ترجمے پر مبنی تھے جسے **سپٹواجنٹ (Septuagint)** کہا جاتا ہے، اور جو مسیح سے تقریباً تین صدی پہلے تیار کیا گیا تھا۔

### پولوس کی تحریروں کی تشریح کا چیلنج

#### پیچیدگی اور غلط تشریح

پولوس کی تحریروں، جیسے یسوع کے بعد دیگر مصنفین کی تحریروں، کئی صدیوں پہلے کلیسیا کی طرف سے منظور شدہ رسمی بائبل میں شامل کی گئیں اور اسی لیے انہیں مسیحی ایمان کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

تاہم مسئلہ خود پولوس میں نہیں، بلکہ اُس کی تحریروں کی تشریحات میں ہے۔ اُس کے خطوط ایک پیچیدہ اور مشکل انداز میں لکھے گئے تھے، اور یہ چیلنج اُس وقت بھی موجود تھا (جیسا کہ 2 پطرس 3:16 میں ذکر ہے)، جب اُس کا ثقافتی اور تاریخی سیاق و سباق قاری کے لیے ابھی بھی جانا پہچانا تھا۔ اب، ان تحریروں کو صدیوں بعد ایک بالکل مختلف سیاق میں سمجھنا اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔

## اختیار اور تشریحات کا سوال

### پولوس کے اختیار کا مسئلہ

اصل مسئلہ پولوس کی تحریروں کی افادیت نہیں، بلکہ اختیار اور اس کی منتقلی کا بنیادی اصول ہے۔ جیسا کہ پہلے وضاحت کی گئی، کلیسیا پولوس کو جو اختیار دیتی ہے کہ وہ خدا کے مقدس اور ابدی احکام کو منسوخ، رد، درست یا "اپ ڈیٹ" کر سکے، یہ اختیار اُن صحیفوں کی تائید سے حاصل نہیں ہوتا جو اُس سے پہلے آئے تھے۔ لہذا یہ اختیار خدا کی طرف سے نہیں آیا۔

نہ تو عہدنامہ قدیم اور نہ ہی اناجیل میں کوئی ایسی نبوت ہے کہ مسیح کے بعد خدا ایک شخص کو، ترس سے، بھیجے گا جس کی سب کو سننا اور پیروی کرنا لازم ہو گا۔

## تشریحات کا عہدنامہ قدیم اور اناجیل کے ساتھ ہم آہنگ ہونا

### مطابقت کی ضرورت

اس کا مطلب ہے کہ پولوس کی کسی بھی تحریر کی وہ تشریح غلط ہے جو اُس سے پہلے کے مکاشفہ کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ لہذا، وہ مسیحی جو واقعی خدا اور اُس کے کلام سے ڈرتا ہے، اُسے خطوط—چاہے پولوس کے ہوں یا کسی اور کے—کی ہر اُس تشریح کو رد کر دینا چاہیے جو اُن مکاشفات سے مطابقت نہیں رکھتی جو خدا نے اپنے نبیوں کے ذریعے عہدنامہ قدیم میں اور اپنے مسیح یسوع کے ذریعے ظاہر کی

تھیں۔

## مقدس کلام کی تشریح میں انکساری

ایک مسیحی کے پاس یہ حکمت اور انکساری ہونی چاہیے کہ وہ کہے: "میں اس عبارت کو نہیں سمجھتا، اور جو تشریحات میں نے پڑھی ہیں وہ جھوٹی ہیں کیونکہ اُنہیں نہ خداوند کے نبیوں کی تائید حاصل ہے اور نہ یسوع کے الفاظ کی۔ میں اسے ایک طرف رکھوں گا یہاں تک کہ اگر یہ خدا کی مرضی ہو، تو وہ کسی دن مجھے خود سمجھا دے۔"

## غیر یہودیوں کے لیے ایک بڑا امتحان

### اطاعت اور ایمان کا امتحان

یہ ممکن ہے کہ یہی وہ سب سے بڑا امتحان ہو جو خداوند نے غیر یہودیوں کے لیے چُنا ہے، ایسا امتحان جیسا بنی اسرائیل نے کنعان کے سفر کے دوران جھیلا۔ جیسا کہ استثناء 8:2 میں لکھا ہے: "یاد رکھ کہ خداوند تیرا خدا تجھے ان چالیس برسوں میں بیابان کی راہ سے لے گیا تاکہ تجھے خاکسار بنائے اور آزمائے تاکہ یہ معلوم ہو کہ تیرے دل میں کیا ہے اور آیا تو اس کے احکام پر چلے گا یا نہیں۔"

### فرمانبردار غیر یہودیوں کی پہچان

اس سیاق و سباق میں، خداوند یہ جاننا چاہتا ہے کہ کون سے غیر یہودی واقعی اُس کی مقدس قوم میں شامل ہونے کے خواہش مند ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کلیسیا کے شدید دباؤ اور اُن خطوط میں موجود بے شمار اقتباسات کے باوجود، جن سے بظاہر لگتا ہے کہ کئی احکام—جنہیں نبیوں اور اناجیل میں ابدی کہا گیا ہے—غیر یہودیوں کے لیے منسوخ ہو چکے ہیں، پھر بھی اُن تمام احکام کی اطاعت کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں، جن میں ختنہ بھی شامل ہے۔

### جسم اور دل کا ختنہ

### ایک ہی ختنہ: جسمانی اور روحانی

یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ ختنہ کی دو اقسام نہیں ہیں، بلکہ صرف ایک ہے: جسمانی۔ یہ سب پر واضح ہونا چاہیے کہ "دل کا ختنہ" جیسا کہ بائبل میں مختلف جگہوں پر استعمال ہوا ہے، صرف ایک تمثیلی اظہار ہے، بالکل ویسا ہی جیسے "ٹوٹا ہوا دل" یا "خوش دل" کہا جاتا ہے۔

جب بائبل یہ کہتی ہے کہ کوئی "دل سے نامختون" ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص ویسے نہیں جی رہا جیسے اُسے جینا چاہیے—ایک ایسا شخص جو واقعی خدا سے محبت کرتا ہے اور اُس کی اطاعت کے لیے تیار ہے۔

## کتابِ مقدس سے مثالیں

دوسرے لفظوں میں، یہ شخص ممکن ہے کہ جسمانی طور پر ختنہ شدہ ہو، لیکن اُس کی زندگی کا طریقہ کار اُس طرزِ زندگی سے مطابقت نہیں رکھتا جو خدا اپنے لوگوں سے چاہتا ہے۔ نبی یرمیاہ کے ذریعے، خدا نے اعلان کیا کہ سارا اسرائیل "دل سے نامختون" ہے: "کیونکہ سب قومیں نامختون ہیں، اور اسرائیل کا سارا گھرانہ دل سے نامختون ہے" (یرمیاہ 9:26)۔

ظاہر ہے کہ وہ سب جسمانی طور پر ختنہ شدہ تھے، لیکن چونکہ وہ خدا سے منہ موڑ چکے تھے اور اُس کی مقدس شریعت کو چھوڑ چکے تھے، اس لیے وہ دل سے نامختون ٹھہرے۔

## جسمانی اور دل کا ختنہ دونوں لازم ہیں

خدا کے تمام مرد بچے، چاہے وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، انہیں ختنہ کروانا ضروری ہے—نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ دل سے بھی۔ یہ بات ان واضح الفاظ سے ظاہر ہے: "خداوند خدا یوں فرماتا ہے: کوئی اجنبی، خواہ وہ بنی اسرائیل میں رہنے والا ہی کیوں نہ ہو، میرے مقدس مقام میں داخل نہ ہو جب تک کہ وہ جسم اور دل دونوں سے ختنہ شدہ نہ ہو" (حزقی ایل 44:9)۔

## اہم نتائج

1. دل کے ختنہ کا تصور ہمیشہ سے موجود تھا اور یہ نئے عہد نامے میں جسمانی ختنہ کے متبادل کے طور پر نہیں آیا۔
2. ختنہ اُن سب کے لیے لازم ہے جو خدا کی قوم کا حصہ ہیں، چاہے وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی۔

## ختنہ اور پانی کا بپتسمہ

### ایک جھوٹا متبادل

کچھ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ پانی کا بپتسمہ مسیحیوں کے لیے ختنہ کے متبادل کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ تاہم، یہ دعویٰ مکمل طور پر انسانی ایجاد ہے—خداوند کے حکم کی اطاعت سے بچنے کی ایک کوشش۔

اگر یہ دعویٰ سچ ہوتا، تو ہمیں نبیوں یا اناجیل میں ایسی آیات ملتیں جن میں کہا گیا ہو کہ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد، خدا غیر یہودیوں سے ختنہ کا تقاضا نہیں کرے گا جو اُس کی قوم میں شامل ہونا چاہتے ہیں، اور کہ بپتسمہ اُس کی جگہ لے گا۔ لیکن ایسی کوئی آیات موجود نہیں۔

### پانی کے بپتسمہ کی ابتدا

مزید یہ کہ یہ جاننا اہم ہے کہ پانی کا بپتسمہ مسیحیت سے پہلے کا عمل ہے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا نہ تو اس عمل کا "موجد" تھا اور نہ ہی "پیش رو"۔

### بپتسمہ کی یہودی جڑیں (مِقْوہ)

### مِقْوہ بطور طہارت کا عمل

بپتسمہ، یا **مِقْوہ**، یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بہت پہلے یہودیوں میں رائج ایک معروف طہارت کا عمل تھا۔ مِقْوہ گناہوں اور رسمی ناپاکی سے پاکیزگی کی علامت تھا۔



جرمنی کے شہر ورمز میں واقع ایک قدیم مِقْوہ، جو یہودیوں کی طرف سے رسمی طہارت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

جب کوئی غیر یہودی ختنہ کرواتا تھا، تو وہ مِقْوہ میں بھی اترتا تھا۔ یہ عمل نہ صرف طہارت کے لیے ہوتا، بلکہ اُس کی پرانی مشرکانہ زندگی کی "موت" کی علامت بھی ہوتا۔ پانی سے باہر آنا—ماں کے رحم میں موجود مائع جیسا—ایک یہودی کے طور پر نئی زندگی میں "پیدا ہونے" کی علامت تھا۔

**یوحنا بپتسمہ دینے والا اور مِقْوہ**

یوحنا بپتسمہ دینے والا کوئی نیا رسم ایجاد نہیں کر رہا تھا، بلکہ ایک موجودہ رسم کو ایک نیا مفہوم دے رہا تھا۔ پہلے صرف غیر یہودیوں کو "مرنا" اور ایک نئی زندگی کے طور پر "پیدا ہونا" ہوتا تھا، لیکن یوحنا نے اُن یہودیوں کو بھی یہی دعوت دی جو گناہ میں زندگی گزار رہے تھے کہ وہ بھی "مر جائیں" اور "پیدا ہوں"—بطور توبہ۔

البتہ یہ غوطہ ضروری نہیں کہ صرف ایک بار لیا جائے۔ یہودی جب بھی رسمی ناپاکی کی حالت میں ہوتے، تو وہ مِقْوہ میں ڈبکی لگاتے۔ وہ آج بھی یوم کپور جیسے مواقع پر بطور توبہ غسل کرتے ہیں۔

## بپتسمہ اور ختنہ کے درمیان فرق

### دونوں رسومات کے الگ مقاصد

یہ تصور کہ بپتسمہ نے ختنہ کی جگہ لے لی ہے، نہ تو صحیفہ سے ثابت ہے اور نہ یہودی روایت سے۔ اگرچہ بپتسمہ (مِقْوہ) توبہ اور پاکیزگی کی ایک اہم علامت تھا اور ہے، لیکن اسے کبھی بھی ختنہ کے متبادل کے طور پر متعارف نہیں کرایا گیا—ختنہ تو خدا کے عہد کی ابدی نشانی ہے۔

دونوں رسومات کے اپنے مخصوص مقاصد اور اہمیت ہیں، اور ایک دوسرے کو باطل نہیں کرتے۔